سے زیادہ کام مکمل کرلیا گیا ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ بار بار کی شکست و ریخت کے بعد بھی یہ لوگ بے نظیر کے ذریعے لفاذِ اسلام کے عمل کی تکمیل کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔ یاللعجب!

وہ کریں گی خیبر سے قائم نظام اسلام کا

ہم آج پھر اپنے مؤقف کی صداقت پر یقین رکھتے ہوئے مکرر عرض کرتے ہیں کہ اگر جمہوریت سے مفاہمت و معانقہ کی یہ روش ترک نہ کی گئی تو مستقبل میں اس سے زیادہ ذلت و نکبت سے دوچار ہوں گے۔ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی دونوں سیکولر جماعتیں ہیں اسلام ان کے سیاسی نظام اور مفادات کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ پینتالیس سال کے طویل اور تلخ تجربہ کے بعد بھی اگر دین پسند جماعتیں ان سے اور ان کے پسندیدہ نظامِ جمہوریت سے اچھی توقعات وابستہ کرتی ہیں تو پھر اسے ایمان کی جانکنی اور شعور کی موت کے سوا دوسرا کوئی نام نہیں دیا جاسکتا۔

حل ایک ہی ہے جو شیخ الہند مولانا محمود حسن رحمۃ اللہ علیہ نے مالٹا کی طویل قید سے رہائی کے بعد تجویز فرمایا تھا "میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ قرآنِ کریم کی تعلیم اور دعوت کو عام کیا جائے اور اسکے لئے زیادہ سے زیادہ مدارس قائم کئے جائیں" (مفہوم)

ماضی کے علماء نے اس پر عمل کیا تو خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی۔ رجالِ کار بھی پیدا ہوئے اور کام بھی آگے بڑھا۔ مگر جب سے مدارس میں قرآن کی دعوت و تعلیم کی بجائے شخصیت سازی اور سیاسی جتھہ بندی کا مذموم عمل شروع ہوا، نہ رجالِ کار پیدا ہوئے اور نہ اسلاف کی طرز پر دین کا کام ہوا۔ نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی جماعتیں اور دینی مدارس نسلِ نو کے لئے حقیقی تربیتی ادارے بن جائیں۔ نژادِ نو کو عصری علوم و فنون اور سیاسی نظاموں سے آگاہ کیا جائے۔ یہیں فکری و ذہنی تربیت کی جائے اور اسلامی انقلاب کے لئے مطلوبہ افراد کی تربیت یافتہ جماعت تیار کرکے اُسے بے دینی کے محاذ پر مورچہ بند کردیا جائے۔ پھر اخلاص کے ساتھ نفاذِ اسلام کی جنگ کیجئے۔ اللہ ضرور مدد فرمائے گا اسلئے کہ اس کا وعدہ ہے۔

## کشمیر کا المیہ

کشمیر میں پھر آگ اور خون کا کھیل عروج پر ہے۔ بھارتی درندے نہایت سفاکی کے ساتھ مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں اور مجاہدین بڑی بے جگری سے آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ اللہ کرے اُن کی قربانیاں رنگ لائیں اور وہ آزادی سے ہمکنار ہوں۔ خدشہ یہ ہے کہ امریکہ ان قربانیوں کو بھی اپنے مفادات کی بھینٹ چڑھا دیگا۔ حال ہی میں امریکہ نے بھارت کو متنبہ کیا ہے کہ "کشمیر اس کا اٹوٹ انگ نہیں" اور امریکہ کو موجودہ صورت حال پر تشویش ہے امریکہ اس مسئلہ کو حل کرنے میں دلچسپی رکھتا ہے"۔ ماضی میں بھارت کی حمایت کرنے والا امریکہ یکایک اس کے خلاف کیوں ہو گیا۔ یہ سب کو معلوم ہے۔ خدشہ یہی ہے کہ جس طرح امریکہ نے فلسطین کا مسئلہ حل کیا ہے اسی طرح کشمیر کا بھی کرے گا۔ اور یہ کشمیریوں کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہوگا۔ فی الحال تو سوال آزادی کا ہے۔ یہ کشمیریوں کا حق ہے کہ وہ آزادی کے بعد اپنے لئے کس طرح رہنا اور کس کے ساتھ جانا پسند کرتے ہیں۔ (اقوام متحدہ انہیں یہ حق دے چکی ہے) مگر انہیں یہ حق نہیں دیا جارہا ہے اور اُن کے مستقبل کے فیصلے بھی واشنگٹن میں کئے جارہے ہیں۔ ۱۹۴۷ء کی تاریخ پھر دہرائی جارہی ہے۔ یعنی آزادی کے نام پر ایک اور غلامی کی طویل زنجیر تیار کی جارہی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس وقت یہ کام برطانیہ کرتا تھا اب امریکہ کر رہا ہے۔

مسلمانوں کا یہ قتلِ عام، بنیادی حقوق کی پامالی اور مظالم کا دل دوز تسلسل پورے عالم اسلام کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ اگر عالم اسلام نے کشمیری مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر حالیہ مجرمانہ خاموشی جاری رکھی تو ایسا برا وقت ان پر بھی آسکتا ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ تمام اسلامی ممالک مل بیٹھ کر اس اہم مسئلہ کا حل ڈھونڈیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کی بروقت مدد کرکے انہیں ظلم سے نجات دلائیں اور آزادی سے ہمکنار کریں۔